120771 ـ حج كيے بغير فوت ہونے والے شخص كى جانب سے ورثاء كا علم ہونے سے پہلے ہى تركہ سے فوت شدہ كى جانب سے حج كرنا

سوال

ميرا ايك دوست جس كا كوئى وارث نہ تھا جب فوت ہوا تو ميں نے اس كے تركہ سے اس كى جانب سے حج كرنے كا فيصلہ كيا كيونكہ وہ حج كيے بغير فوت ہوا تھا، ليكن كچھ عرصہ بعد پتہ چلا كہ صرف اس كا ايك چچا بيٹا ہے.
برائے مہربانى يہ بتائيں كہ ميں نے اس شخص كے جس مال سے حج كيا اس كا حكم كيا ہے، اور كيا مجھے وہ اس كے چچا كے بيٹے كو واپس كرنا ہو گا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

جس كے پاس اس كے اور بيوى بچوں كےاخراجات سے زائد اتنا مال ہو كہ اس كے حج كے ليےكافى ہو تو اس پر حج كرنا لازم ہے، ليكن اگر وہ بڑھاپے يا بيمارى كى بنا پر خود حج كرنے سے عاجز ہو تو اسے اپنے مال سے كسى دوسرے شخص كو حج كرانا لازم ہوگا.

اور اگر وہ حج كيے بغير فوت ہو جائے اس كے تركہ سے فوت شدہ كى جانب سے حج كے ليے اخراجات نكال كر حج كرانا واجب ہے، كيونكہ يہ حج اس كے ذمہ قرض ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالى كا قرض ادائيگى كا زيادہ حق ركھتا ہے.

جيسا كہ امام نسائى رحمہ اللہ نے ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما سے روايت كيا ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے ايك شخص نے عرض كيا:

" اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم ميرا والد حج كيے بغير فوت ہو گيا ہے، كيا ميں اس كى جانب سے حج كروں ؟

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" مجھے يہ بتاؤ كہ اگر آپ كے والد كے ذمہ قرض ہوتا تو كيا تم اسے ادا كرتے ؟

وہ شخص كہنے لگا: جى ہاں، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: تو پھر اللہ سبحانہ و تعالى كا قرض ادائيگى

کا زیادہ حق رکھتا ہے "

سنن نسائی حدیث نمبر (2639) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جس شخص پر حج فرض ہو اور وہ حج کیے بغیر فوت ہو جائے تو اس کے ترکہ سے حج کے اخراجات نکالنا واجب ہیں، چاہے اس نے کوتاہی کرتے ہوئے حج نہ کیا ہو یا بغیر کوتاہی کیے ہی حج نہ کر سکا اور فوت ہوگیا، حسن اور طاؤس اور شافعی رحمہم اللہ کا یہی قول ہے....

کیونکہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سےمروی ہےکہ:

" ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اس کا والد حج کیے بغیر فوت ہو گیا ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا تم اس کی جانب سے حج کرو "

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے ہی مروی ہے کہ:

" ایک عورت نے حج کرنے کی نذر مانی اور فوت ہو گئی تو اس کا بھائی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارہ میں دریافت کرنے آیا ؟

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" یہ بتاؤ کہ اگر آپ کی بہن پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا نہ کرتے ؟

تو وہ شخص کہنے لگا: جی ہاں میں اسے ادا کرتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تو پھر اللہ تعالی کا قرض ادا کرو، کیونکہ یہ ادائیگی کا زیادہ حق رکھتا ہے "

ان دونوں کو نسائی نے روایت کیا ہے.

اور اس لیے بھی کہ یہ ایسا حق ہے جو نیابت میں داخل ہو جاتا ہے، اس لیے قرض کی طرح کسی شخص کی موت سے ساقط نہیں ہو گا " انتہی مختصرا

دیکھیں: المغنی (3 / 101).

ليكن اگر وہ شخص اپنی زندگی ميں اتنے مال کا مالك نہ تھا کہ وہ اس کے اور بيوی بچوں کے اخراجات سے زائد ہو تو پھر اس پر حج فرض نہيں تھا، اور نہ ہی اس کی جانب سے حج کرنا فرض ہوگا، ہاں يہ اور بات ہے کہ اس کی جانب سے کوئی شخص حج کر دے.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ سے ايك شخص نے سوال کيا:

ميرا ايك بھتيجا سرطان کی بيماری کا شکار تھا ـ اللہ تعالی آپ اور سب مسلمانوں کو اس بيماری سےمحفوظ رکھے ـ وہ اس برس فوت ہوا تو اس کی عمر اٹھارہ برس تھی اور وہ فريضہ حج کی بھی ادائيگی نہيں کر سکا، وہ پانچ برس سے سرطان کی بيماری کا شکار تھا تو کيا ہم اس کی جانب سے حج کريں، اور کيا اس کا کوئی کفارہ بھی ہے ؟

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" ہم اس سے ضرور پوچھيں گے کہ: کيا اس نوجوان کے پاس اتنا مال تھا کہ اس سےحج کر سکے ؟

اگر واقعی اياس ہے کہ اس کے پاس اتنا مال تھا توپھر اس کی جانب سے حج کرنا ضروری ہے، اور اگر اس کے پاس مال نہ تھا تو پھر حج فرض نہيں، کيونکہ وہ تو فريضہ حج سے بری ہونے کی حالت فوت ہوا ہے.

ليکن اگر وہ نفلی طور پر اس کی جانب سے حج کرنا چاہتے ہيں تو پھر کوئی حرج نہيں " انتہی

ديکھيں: اللقاء الشہری (62 / 5).

اس بنا پر جب فوت ہونے والے پاس حج کرنے کے ليے کافی مال تھا تو اس کی جانب سے حج کرنا فرض ہوگا، اور سائل نے اس کے ترکہ سے جو حج کی ادائيگی کا عمل کيا ہے وہ صحيح ہے، کيونکہ يہ وارث کے حق پر ترکہ ميں مقدم ہے.

ليکن اس کا علم ورثاء کو ضرور ہونا چاہيے تا کہ وہ اس کی جانب سے دوبارہ فرضی حج نہ کريں.

واللہ اعلم .